

۸۔ **تشریح :** ہم سمجھتے تھے کہ اے محبوب ! تمہارا خط آنے سے دل کو تسکین ہو جائے گی ، لیکن دیدار کی مشتاق آنکھیں نہ مانیں تو کیا کیا جائے وہ تو خط پر مطمئن نہیں ، بلکہ جلوہ دیکھنے کی طلب گار ہیں ۔

۹۔ **تشریح :** اس شعر میں خاصی تعقید ہے ۔ کہتے ہیں کہ محبوب کی مرثہ کو دیکھ کر قرار کیونکر آ سکتا ہے ؟ یہ تو ڈنک بن کر رگِ جاں میں اتر جاتی ہے اور جو چیز ڈنک بن کر رگِ جاں میں اتر جائے ۔ وہ قرار کیونکر آنے دے گی ۔  
”قرار کا تعلق کیونکر ہو“ سے ہے اور ”یہ نیش ہو رگِ جاں میں فرو تو“ بیچ میں جملہ معترضہ ہے ۔

۱۰۔ **تشریح :** یہ قول حضور سے واضح ہے کہ مقطع کا دوسرا مصرع ابو ظفر بہادر شاہ کلہے جس کی تضمین مرزا نے کر دی ۔

کہتے ہیں کہ اے غالب ! میں دیوانہ نہیں ، اس لیے بقیار ہوں کہ محبوب سے جدائی کا عالم ہے اور بہادر شاہ بجا فرما چکے ہیں کہ محبوب کے فراق میں تسکین و تسلی پانے کی کوئی صورت نہیں ۔

۱۔ لغات :	کسی کو دے کے دل کوئی ، نواسنج فغاں کیوں ہو ؟
نواسنج فغاں :	نہ ہو جب دل ہی سینے میں تو پھر منہ میں زباں کیوں ہو ؟
فریاد کرنے والا ۔	وہ اپنی خونہ چھوڑیں گے ، ہم اپنی وضع کیوں چھوڑیں ؟
<b>تشریح :</b>	سبک سرن کے کیا پوچھیں کہ ہم سے سرگراں کیوں ہو ؟
عشق کا تقاضا	کیا غم خوار نے رسوا ، لگے آگ اس محبت کو
یہ ہے کہ صبر و ضبط کیا جائے ۔	نہ لاوے تاب جو غم کی ، وہ میرا زداں کیوں ہو ؟
عاشق کے لیے	
فریاد و فغاں	